

## سوال

مہر زیادہ ہونے کے نقصانات و مفاسد

## جواب

بھٹہ

بر (10525) کے جواب میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ شریعت اسلامیہ نے مہر کم اور آسان رکھنے کی تلقین کی ہے اور اسی میں غاوند اور بیوی دونوں کی مصیلت پائی جاتی ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"سب سے بہتر نکاح وہ ہے جو آسان ہو"

بر (3300) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

مسئلہ میں علماء کرام نے بھی بہت ساری کلام کی ہے، اور مہر زیادہ ہونے کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات اور مفاسد کو بھی بیان کیا ہے، ان علماء میں شیخ محمد بن ابراہیم بھی شامل ہیں اس مسئلہ میں ان کا ایک طویل اور مفصل فتویٰ ہے جس میں درج ذیل کلام درج ہے :

ان اشیاء میں جس میں لوگ حد سے تجاوز کر چکے ہیں حتیٰ کہ اس میں اسراف اور فضول خرچی اور ایک دوسرے سے فخر تک پانچنے میں وہ (مسئلہ مہر زیادہ کرنا) اور لباس اور ویسہ کی تقریب میں بہت زیادہ اخراجات کر کے اسراف و فضول خرچی کرنا شامل ہے۔

رہ علم رکھنے والے علماء نے ایسا کرنے سے بچنے کا کہا ہے، کیونکہ یہ بہت ساری خرابیوں کا باعث بنتا ہے جن میں اکثر عورتوں کا غیر شادی شدہ رہنا شامل ہے کیونکہ مرد شادی کے اخراجات کے مقفل نہیں ہوتے، اور اس سے بہت ساری خرابیاں اور فساد جنم لیتے ہیں... میں نے اس موضوع کو ہر طرف سے

1 مہر کم رکھنا اور غاوند پر اتنے اخراجات ڈالنا جس کا وہ تحمل ہو سکتا ہے شرعی طور پر یہی حکم ہے اور قدیم اور جدید علماء کا اس پر اتفاق ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ سنت بھی ہے۔

2 جب غاوند پر اتنا مہر ڈالا جائے جس کا وہ تحمل نہیں اور قادر نہیں اور نہ ہی اس کی حالت کے مناسب ہے تو وہ اس سے انکار کرنے اور اسے روکنا کا حق ہے؛ اس لیے کہ اس نے ایک ایسا عمل کیا جو مکروہ اور ناپسند ہے۔

سے وہ مہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر سے بھی کم ہو، صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا :

یا تم نے اسے دیکھا ہے، کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے؟

نے عرض کیا: میں نے اسے دیکھا ہے۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس سے کتنے مہر میں شادی کی ہے؟

نے عرض کیا: چار اوقیہ میں۔

بول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

نکاح ہے کہ تم لوگ اس پہاڑ سے چاندی نکالے تو ہمارے پاس تو وہ کچھ نہیں ہے جو ہم تمہیں دیں، لیکن یہ ہے کہ ہم تمہیں کسی مہر پر روانہ کریں تو تمہیں وہاں سے کچھ مل جائے۔

اگتا ہے: چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسیس کی طرف ایک پارٹی روانہ کی اور ان میں یہ شخص بھی شامل تھا...

بر (1424)۔

م فوری رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں :

اس کلام کا معنی یہ ہے کہ: غاوند کی حالت کی مناسبت سے مہر زیادہ ہونے کی کراہت ہے "اد

3 اس میں کوئی شک نہیں کہ شادی ایک مشروع اور مرغوب امر ہے، اور غالب حالت میں یہ وجوب اور فرضیت کی حد تک پہنچ جاتی ہے، اور مہر زیادہ ہونے کی بنا پر اکثر لوگ اس مشروع یا مستحب کو بھی نہیں پہنچ پاتے۔

علوم ہے کہ جس کے بغیر کوئی واجب پورا نہ ہوتا ہو تو وہ امر بھی واجب ہوتا ہے، لہذا اس سے یہ اندھا کیا جائیگا کہ مہر میں زیادتی کرنے سے لوگوں کو روکنا اور اس کی طرف راہنمائی کرنا مشروع ہے کہ مہر زیادہ کر کے وہ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے واجب کردہ امر میں حائل نہ ہوں۔

مہر میں کمی کوئی خرابی کا باعث نہیں، بلکہ اسی میں غاوند اور بیوی کی مصیلت بھی ہے، بلکہ یہ تو شائع کو موجب اور مرغوب ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

4 جب کوئی مناسب اور برابر کا رشتہ آجائے اور لوہی اس رشتہ پر راضی بھی ہو تو لوہی کے ولی کا اپنی شخص طبع و لالچ یا اسراف و فخر کی بنا پر مہر زیادہ طلب کر کے لوہی کی شادی میں رکاوٹ ڈالنا شرعاً ناجائز نہیں، بلکہ یہ تو اس رکاوٹ و تنگ کرنے اور روک کر رکھنے میں شامل ہوتا ہے جو شرعی طور پر ممنوع ہے؛

ہا بن عثیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

علم نے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ایک حل پیش کیا اور کہا ہے کہ: جب ولی اپنی ذمہ داری میں موجود لوہی کی مناسب اور برابر کے رشتہ سے شادی میں رکاوٹ ڈالی اور شادی نہ کی اور وہ لوہی اس شادی پر راضی بھی ہو تو اس ولی کی ولایت و ذمہ داری ختم ہو جائیگی اور اس کا ولی اس کے بعد

ٹھلا کر لوہی کا والد اس کے دینی اور اخلاقی طور پر مناسب رشتہ سے شادی نہ کرے اور لوہی بھی اس رشتہ پر راضی ہو اور اس میں رغبت رکھتی ہو، تو پھر اس کے بعد اس کا قریبی شخص یعنی اس کے بھائیوں یا بیٹوں میں یا کوئی اور اس کی شادی کریگا جو ولی ہونے اہل ہو"

5 مہر میں زیادتی اور غلو کرنے میں اکثر شادی کرنے والوں کے لیے قوی رکاوٹ ہے، اور اس کے نتیجے میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں، اور مردوں اور عورتوں میں بہت برائیاں پیدا ہو رہی ہیں، اور پھر وسائل کو غناہت کا حکم ہے، اور شریعت مطہرہ نے مصیلت کے حصول اور اس کی تکمیل

6 مہر زیادہ ہونے کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہوئی ہیں وہ کسی پر غصہ نہیں کتنی ہی عصمت و عصمت کی مالک آزاد عورتوں کو اس کے ولی نے شادی سے روک رکھا اور اس پر غم کرتے ہوئے بغیر شادی اور اولاد کے چھوڑ دیا ہے۔

اور لقمی ہی ایسی عورتیں ہیں جو اس کے باعث شیطان کے ہتھے چڑھ کر اپنی عزت و عصمت کو کٹوا بیٹھیں اور وہ اپنے اپنے کھر والوں کے لیے ذلت و عار کا سبب بن گئیں جو اللہ کے غضب کا سبب ہے !!

یہ نوجوان ہیں جنہیں اسباب نے تھکا کر رکھ دیا اور وہ استغناء سے چوڑے اخراجات کی استطاعت نہ رکھ سکے جس کی اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی، چنانچہ انہیں شیطان اور برے دوستوں نے اپنے جال میں پھنسا لیا حتیٰ کہ انہیں گمراہ کر کے خسارہ و گندگی میں ڈال دیا، اس طرح اسکا خاندان بھی نقصان اٹھایا، اور اسے 7 مہر زیادہ کرنے کے نقصانات میں یہ بھی شامل ہے کہ اس سے نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں میں امیدیں پوری نہ ہونے کی وجہ سے نفسیاتی امراض پیدا ہو رہے ہیں۔

8 اس کے نقصانات میں یہ بھی شامل ہے کہ: استطاعت و طاقت سے زیادہ شادی کے اخراجات خاندان کے دل میں اپنی بیوی سے عداوت پیدا کرتا ہے کیونکہ وہ اس کی وجہ سے مالی تنگی اور مشکلات کا شکار ہوا، حالانکہ شادی کا ہدف اور مقصد تو سعادت کی زندگی سے ناکہ شقاوت و بدبختی۔

9 اگر زیادہ مہر میں عورت اور اس کے ولی کے لیے مصلحت ہوتی تو اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابیاں اس مصلحت سے زیادہ ہیں، اگر بالفرض یہ مصلحت پائی جائے، اور شرعی قاعدہ اور اصول ہے کہ خرابی کو دور کرنا مصلحت کو لانے پر مقدم ہے۔

پاؤہ قہر جو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے چار سو درہم سے زیادہ مہر رکھنے سے منع کیا تو ایک قریشی عورت کہنے لگی:

ے امیر المومنین آپ لوگوں کو چار سو درہم سے زیادہ مہر رکھنے سے منع کر رہے ہیں کیا آپ نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

۔(20)۔

اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: یا اللہ میں معافی و بخشش کا طلبگار ہوں سب لوگ عمر سے زیادہ فقیر ہیں، پھر واپس آکر منہ پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے:

دلوں میں نے تمہیں عورتوں کو چار سو درہم سے زیادہ مہر دینے سے منع کیا تھا، چنانچہ جو بھی اپنے مال میں سے جو پسند کرتا اور دینا چاہتا ہے وہ دے "

ی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کرنے والی روایت کے طرق ایسے ہیں جن میں متال ہے، اس لیے وہ قابل حجت نہیں، اور نہ ہی یہ اوپر بیان کی گئی ثابت شدہ نصوص کے معارض ہیں، اور خاص کر جبکہ کسی نے بھی صحابہ کرام سے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت اور انکار نقل نہیں کیا، صرف اسی عورت سے مستورا کھی و ہمیشگی کے ساتھ شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی۔

ہم (10/187-199)۔

واللہ اعلم۔

اسلام سوال و جواب

12572